پیارے رسول کی پیاری بیٹیاں

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اس شخص سے بڑھ کر شقی اور بد بخت کون ہو سکتا ہے، جو پیغمبر اسلام، محمد کریم ﷺ کی پیاری بیٹیوں کو کسی کالے کافر کی اولاد قرار دے، جو جہالت وضلالت کا سوداگر بن کر یہ نعرہ بلند کرے کہ رسول اللہ ﷺ کی صرف ایک ہی بیٹی تھی، جو اپنے غلیظ دامن میں یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اہل بیت کی تحقیر وتصغیر فرضِ عین ہے، جو بصیرتِ قلبی سے محروم ہو کر قرآنی وحدیثی اور اجماعی دلائل کو پس پشت ڈالتے ہوئے یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کے بابا نہیں، محض مربی تھے؟

روزِ محشر کا وہ منظر کتنا اندوہناک ہوگا جب ان ناانصافوں کے خلاف نبی اکرم ﷺ کی پیاری بیٹیاں اللہ احکم الحاکمین کی عدالت میں مقدمہ دائر کریں گی کہ انہوں نے ہماری نسبت ہمارے پاک بابا سے توڑنے اور ایک ناپاک کافر سے جوڑنے کی کوشش کی تھی اور اللہ تعالیٰ ان ظالموں، باغیوں کو گرفتار کر کے عبرت ناک عذاب سے دوچار کرے گا۔ وہ دن بہت جلد آنے والا ہے، جس دن ان کے ناپاک ارادے خاک میں مل جائیں گے۔

بناتِ رسول کے بارے میں شیعہ کا مؤقف:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

بَلْ مِنْهُمْ مَّنْ يُّنْكِرُ أَنْ تَكُونَ زَيْنَبُ، وَرُقَيَّةُ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ، مِنْ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُونَ : إِنَّهُنَّ لِخَدِيجَةَ، مِنْ زَوْجِهَا الَّذِي كَانَ كَافِرًا، قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''بعض شیعہ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کے بناتِ رسول ہونے کے منکر ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ تینوں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اس کافر خاوند سے پیدا ہونے والی بیٹیاں ہیں، جس سے انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے نکاح کیا تھا۔''

(منهاج السنّة النبويّة في نقض كلام الشيعة والقدريّة : 493/4)

ایک مقام پر فرماتے ہیں:

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ : إِنَّ رُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، زَوْجَتَيْ عُثْمَانَ، لَيْسَتَا بِنْتَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ هُمَا بِنْتَا خَدِيجَةَ مِنْ غَيْرِهٖ، وَلَهُمْ فِي الْمُكَابَرَاتِ وَجَحْدِ الْمَعْلُومَاتِ بِالضَّرُورَةِ أَعْظَمُ مِمَّا لِأُولٰئِكَ النَّوَاصِبِ الَّذِينَ قَتَلُوا الْحُسَيْنَ، وَهٰذَا مِمَّا يُبَيِّنُ أَنَّهُمْ أَكْذَبُ وَأَظْلَمُ وَأَجْهَلُ مِنْ قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ .

''بعض شیعہ کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویاں، سیدہ رقیہ اور

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں نہیں، بلکہ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلے خاوند سے ہونے والی بیٹیاں ہیں۔سینہ زوری اور مسلمات کا انکار کرنے میں شیعہ ان ناصبیوں سے بھی چار ہاتھ آگے ہیں، جنہوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ قاتلین حسین سے بڑھ کر جھوٹے، ظالم اور جاہل ہیں۔''

(منهاج السنّة النبويّة : 368/4)

آیئے اب اس بارے میں شیعہ علما کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

① ابوالقاسم علی بن احمد بن موسیٰ کوفی شیعہ (۳۵۲ھ) نے لکھا ہے:

وَصَحَّ لَنَا فِيهِمَا مَا رَوَاهُ مَشَايِخُنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحَّتْ عِنْدَنَا عَنْهُمْ أَنَّهٗ كَانَتْ لِخَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ مِّنْ أُمِّهَا أُخْتٌ، يُقَالُ لَهَا هَالَةُ، قَدْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ، فَوَلَدَتْ بِنْتًا اسْمُهَا هَالَةُ، ثُمَّ خلَفَ عَلَيْهَا بَعْدَ أَبِي هَالَةَ رَجُلٌ مِّن تَمِيمٍ، يُقَالُ لَهٗ أَبُو هِنْدٍ، فَأَوْلَدَهَا ابْنًا، كَانَ يُسَمّٰى هِنْدَ ابْنَ أَبِي هِنْدٍ، وَابْنَتَيْنِ، فَكَانَتَا هَاتَانِ الْاِبْنَتَانِ مَنْسُوبَتَيْنِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ (ص)؛ زَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ .

''ان دونوں (رقیہ اور زینب) کے بارے میں ہم اپنے اہل علم اور ائمہ اہل بیت کی وہ روایت درست مانتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ماں کی

طرف سے ایک بہن تھی، جس کا نام ہالہ تھا۔ اس کی شادی بنومخزوم کے ایک شخص سے ہوئی۔ اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس کا نام بھی ہالہ ہی رکھا گیا۔ ابو ہالہ کی وفات کے بعد خدیجہ کی بہن سے بنوتمیم کے ایک شخص ابو ہند نے شادی کر لی۔ اس سے ایک لڑکا ہند بن ابو ہند اور دو بچیاں زینب اور رقیہ ہوئیں، یہ دونوں بچیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔''

(الاستغاثة في بِدَع الثّلاثة :68/1)

② ابن شہر آشوب شیعہ (م:۵۸۸ھ) نے لکھا ہے:

يُؤَكِّدُ ذٰلِكَ مَا ذُكِرَ فِي كِتَابَيِ الْأَنْوَارِ وَالْبِدَعِ أَنَّ رُقَيَّةَ وَزَيْنَبَ كَانَتَا ابْنَتَيْ هَالَةَ أُخْتِ خَدِيجَةَ .

''اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے، جو الانوار اور البدع نامی کتب میں مذکور ہے کہ رقیہ اور زینب خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں ہیں۔''

(مناقب آل أبي طالب :159/1)

③ ملا احمد بن محمد المعروف بہ مقدس اردبیلی شیعہ (۹۹۳ھ) نے لکھا ہے:

قِيلَ : هُمَا رُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ كَانَتَا ابْنَتَيْ هَالَةَ أُخْتِ خَدِيجَةَ، وَلَمَّا مَاتَ أَبُوهُمَا رُبِّيَتَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا كَانَتْ عَادَةُ الْعَرَبِ فِي نِسْبَةِ الْمُرَبّٰى إِلَى الْمُرَبِّي، وَهُمَا اللَّتَانِ تَزَوَّجَهُمَا عُثْمَانُ بَعْدَ مَوْتِ زَوْجَيْهِمَا .

''کہا جاتا ہے کہ رقیہ اور زینب دونوں خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں۔ ان کا والد فوت ہو گیا، تو ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پرورش پائی۔ یوں ان کی نسبت آپ ﷺ کی طرف ہو گئی، جیسا کہ عربوں کی عادت تھی کہ پرورش کرنے والے کی طرف نسبت کر دیتے تھے۔ ان دونوں کے خاوند فوت ہوئے، تو بعد میں ان سے عثمان نے شادی کر لی۔''(حاشية زبدة البيان في أحكام القرآن، ص: 575)

④ محمد مہدی بن صالح موسوی شیعہ (م:۱۳۴۸ھ) نے لکھا ہے:

مَا زَعَمَهُ (أَيِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ) مِنْ أَنَّ تَزْوِيجَ بِنْتَيْهِ لِعُثْمَانَ فَضِيلَةٌ لَّهُ، مِنْ عَجَائِبِهِ، مِنْ حَيْثُ ثُبُوتِ الْمُنَازَعَةِ أَنَّهُمَا بِنْتَاهُ.

''ابن تیمیہ نے جو کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں سے شادی، عثمان کے لیے فضیلت کا باعث ہے، عجیب ہے، کیونکہ ان دونوں کے رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں ہونے میں اختلاف ثابت ہے۔''

(منهاج الشّريعة في الردّ على ابن تيميّة: 289/2)

مزید لکھا ہے:

قَدْ عَرَفْتَ عَدَمَ ثُبُوتِ أَنَّهُمَا بِنْتَا خَيْرِ الرُّسُلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَعَدَمَ وُجُودِ فَضْلٍ لَّهُمَا، تَسْتَحِقَّان بِهِ الشَّرَفَ وَالْقِدَمَ عَلٰى غَيْرِهِمَا.

''آپ بخوبی جان چکے ہیں کہ ان دونوں کا نبی اکرم ﷺ کی بیٹیاں ہونا

ثابت نہیں، نہ ان کے لیے کوئی فضیلت موجود ہے، جس کی وجہ سے وہ دوسروں پر شرف وفضل کی مستحق ہوں۔''(منهاج الشّريعة : 291/2)

پیارے رسول ﷺ کی پیاری بیٹیوں کے بارے میں یہ تو تھا شیعہ کا مؤقف، اب ملاحظہ فرمائیں:

بناتِ رسول کے بارے میں اہل سنت کا مؤقف:

نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کے بارے میں اہل سنت کا مؤقف یہ ہے کہ آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ان کے نام بالترتیب سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ دلائل ملاحظہ ہو!

① اجماع

اس میں اہل حق کے دو فرد بھی باہم اختلاف نہیں کرتے۔

① حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (463-368ھ) فرماتے ہیں:

وَوَلَدُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيجَةَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ، لَا خِلَافَ فِي ذٰلِكَ .

''آپ ﷺ کی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے چار بیٹیاں تھیں۔اس میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(الاستيعاب :50/1، وفي نسخة :89/1 بحاشية الإصابة)

نیز لکھتے ہیں:

وَأَجْمَعُوا أَنَّهَا وُلِدَتْ لَهٗ أَرْبَعُ بَنَاتٍ كُلُّهُنَّ أَدْرَكْنَ الْإِسْلَامَ، وَهَاجَرْنَ، فَهُنَّ : زَيْنَبُ، وَفَاطِمَةُ، وَرُقَيَّةُ، وَأُمُّ كَلْثُومٍ .

’’اہل علم کا اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں، سب نے اسلام قبول کیا اور ہجرت کی، نام یہ ہیں؛ سیدہ زینب، سیدہ فاطمہ، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن۔

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب : 4/1818)

④ حافظ عبد الغنی مقدسی رحمہ اللہ (600-541ھ) فرماتے ہیں:

فَالْبَنَاتُ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

’’آپ ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں۔ اس اختلاف نہیں۔‘‘

(الدرّة المضيّة على السّيرة النّبويّة : 8/6 مع التّعليق)

③ حافظ صفدی رحمہ اللہ (764-696ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْغَنِيِّ : فَالْبَنَاتُ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

’’حافظ عبد الغنی فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کی چار بیٹیاں ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔‘‘ (الوافي بالوفيّات : 1/79)

④ حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

فَالْبَنَاتُ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

’’نبی کریم ﷺ کی بالاتفاق چار بیٹیاں ہیں۔‘‘

(تهذيب الأسماء واللّغات : 1/26)

⑤ حافظ مزی رحمہ اللہ (654-742ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ لَهُ مِنَ الْبَنَاتِ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

''نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(تهذيب الكمال في أسماء الرّجال :1/57، وفي نسخة :1/191)

جو لوگ نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں کا انکار کرتے ہیں اور انہیں کسی کافر کی طرف منسوب کرتے ہیں، وہ مسلمانوں کے اجماع کے منکر ہیں۔ جو اجماعِ مسلمین کی مخالفت کرے، اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ اجماعِ امت حق ہے۔

② فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (الأحزاب : 5)

''تم لوگوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ اللہ کے ہاں یہی بات انصاف والی ہے۔''

معلوم ہوا کہ کسی انسان کو اس کے باپ کے علاوہ کسی غیر کی طرف منسوب کرنا ناانصافی ہے۔ احادیث میں واضح طور پر سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کو رسولِ اکرم ﷺ کی بیٹیاں کہا گیا ہے۔ ہر دور میں مسلمان انہیں آپ ﷺ کی بیٹیاں قرار دیتے رہے ہیں۔ اگر یہ آپ کی حقیقی بیٹیاں نہیں تھیں، تو انہیں نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنا ناانصافی تھی اور یہ ناممکن ہے کہ احادیث اور اجماعِ امت مسلمہ ناانصافی پر مبنی ہو۔ لہٰذا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کسی کافر کی بیٹیاں تھیں اور آپ ﷺ نے ان کی پرورش کی، اسی بنا پر ان کی نسبت رسولِ کریم ﷺ کی طرف ہوگئی، اس آیتِ کریمہ کے صریحاً خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں صاحبات آپ ﷺ کی حقیقی بیٹیاں تھیں۔ ان کے (معاذ اللہ) کسی کافر کی اولاد ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ پھر اصولِ فقہ کا یہ مسلمہ قاعدہ

بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ جب تک حقیقت متعذر نہ ہو اور مجاز پر کوئی دلیل نہ ہو، مجازی معنی کی طرف انتقال جائز نہیں ہوتا۔ ان تینوں صاحبات کے نبی اکرم ﷺ کی حقیقی اولاد ہونے میں کوئی مانع نہیں، نہ ان کے غیر کی اولاد ہونے پر کوئی دلیل ہے۔ لہٰذا یہ آپ ﷺ کی حقیقی بیٹیاں تھیں۔

③ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيْمًا﴾ (الأحزاب 33 : 59).

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مؤمنوں کی عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ چادریں اوڑھ لیا کریں۔ یوں وہ دوسروں سے ممتاز ہو جائیں گی اور تکلیف سے محفوظ رہیں گی۔ اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

یہ آیت کریمہ واضح دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک سے زائد بیٹیاں تھیں، کیونکہ اس میں ''بنات'' کا لفظ مستعمل ہے جو کہ ''بنت'' کی جمع ہے۔ جمع کے کم سے کم تین افراد ہوتے ہیں۔ کسی خارجی دلیل سے جمع کے اقل افراد دو ہو سکتے ہیں۔ ایک فرد کے جمع ہونے کا دنیا میں کوئی بھی قائل نہیں۔ ایک تو مفرد حقیقی ہے۔ اگر نبی اکرم ﷺ کی حقیقی بیٹی صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، تو ''بنات'' کا کیا معنی؟

حدیثی دلائل:

آیئے اب پیارے رسول ﷺ کی پیاری بیٹیوں کے بارے میں بالترتیب

حدیثی دلائل ملاحظہ فرمائیں:

① سیدہ زینب رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے تھیں۔ ان کی شادی ابوالعاص بن ربیعہ سے ہوئی تھی۔

(۱) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، خَرَجَتِ ابْنَتُهُ مِنْ مَكَّةَ مَعَ بَنِي كِنَانَةَ، فَخَرَجُوا فِي أَثَرِهَا، فَأَدْرَكَهَا هَبَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ، فَلَمْ يَزَلْ يَطْعَنُ بَعِيرَهَا حَتّٰى صَرَعَهَا، فَأَلْقَتْ مَا فِي بَطْنِهَا، وَأُهْرِيقَتْ دَمًا، فَانْطُلِقَ بِهَا، وَاشْتَجَرَ فِيهَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو أُمَيَّةَ، فَقَالَتْ بَنُو أُمَيَّةَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِهَا، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمِّهِمْ، أَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَكَانَتْ عِنْدَ هِنْدٍ بِنْتِ رَبِيعَةَ، وَكَانَتْ تَقُولُ لَهَا هِنْدٌ: هٰذَا فِي سَبَبِ أَبِيكِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ: أَلَا تَنْطَلِقُ، فَتَجِيءَ بِزَيْنَبَ؟، قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَخُذْ خَاتَمِي هٰذَا، فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ زَيْدٌ، فَلَمْ يَزَلْ يَلْطُفُ وَتَرَكَ بَعِيرَهُ حَتّٰى أَتٰى رَاعِيًا، فَقَالَ: لِمَنْ تَرْعٰى؟ فَقَالَ:

لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ : فَلِمَنْ هٰذِهِ الْغَنَمُ؟ قَالَ : لِزَيْنَبَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ، فَسَارَ مَعَهُ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ لَهُ : هَلْ لَّكَ أَنْ أُعْطِيَكَ شَيْئًا تُعْطِيهَا إِيَّاهُ، وَلَا تَذْكُرُهُ لِأَحَدٍ؟ قَالَ : نَعَم، فَأَعْطَاهُ الْخَاتَمَ، فَانْطَلَقَ الرَّاعِي، فَأَدْخَلَ غَنَمَهُ، وَأَعْطَاهَا الْخَاتَمَ، فَعَرَفَتْهُ، فَقَالَتْ : مَنْ أَعْطَاكَ هٰذَا؟ قَالَ : رَجُلٌ، قَالَتْ : وَأَيْنَ تَرَكْتَهُ؟ قَالَ : مَكَانَ كَذَا وَكَذَا، فَسَكَنَتْ حَتّٰى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ خَرَجَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا : ارْكَبِي بَيْنَ يَدَيَّ! قَالَتْ : لَا، وَلٰكِنِ ارْكَبْ أَنْتَ، فَرَكِبَ وَرَكِبَتْ وَرَاءَهُ، حَتّٰى أَتَتِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : هِيَ أَفْضَلُ بَنَاتِي، أُصِيبَتْ فِيَّ .

''رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی، تو آپ ﷺ کی صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) بھی مکہ سے بنو کنانہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ کفار مکہ ان کے پیچھے آئے اور ہبار بن اسود نے ان کو پا لیا۔ وہ ان کے اونٹ کو نیزے مارتا رہا یہاں تک انہیں زمین پر گرا دیا۔ ان کے بطن میں بچہ تھا، وہ گر گیا۔ بہت سارا خون بھی ضائع ہوا۔ انہیں واپس لے جایا گیا۔ بنو ہاشم اور بنو امیہ ان کے معاملہ میں جھگڑنے لگے۔ بنو امیہ نے کہا کہ ہم ان کے زیادہ حق دار ہیں، دراصل سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ان کے چچا زاد ابو العاص بن ربیعہ

بن عبد شمس کے نکاح میں تھیں، چنانچہ وہ ہند بنت ربیعہ کے پاس رہیں۔ ہند انہیں کہا کرتی تھی کہ آپ کے ساتھ یہ سب آپ کے باپ کی وجہ سے ہوا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ زینب کو لے آتے؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں، فرمایا: میری یہ انگوٹھی انہیں پہنا دینا۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے ایک چرواہے کے پاس سے گزرے۔ اس سے پوچھا: کس کی بکریاں چرا رہے ہو؟ جواب دیا: ابو عاص بن ربیعہ کی، مزید پوچھا: یہ بکریاں کس کی ہیں؟ جواب دیا: زینب بنت محمد علیہ السلام کی۔ زید رضی اللہ عنہ کچھ دیر اس کے ساتھ چلے، پھر فرمایا: تمہیں ایک چیز دوں، تو رازداری سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تک پہنچا دو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ زید رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اسے دے دی۔ چرواہے نے بکریاں گھر میں داخل کیں اور انگوٹھی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دے دی۔ سیدہ نے انگوٹھی دیکھی، تو فوراً پہچان لی اور چرواہے سے کہا: یہ انگوٹھی آپ کو کس نے دی؟ چرواہے نے کہا: ایک انجان آدمی نے۔ سیدہ نے کہا: آپ نے اسے کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے وہ جگہ بتا دی۔ سیدہ رات ہونے تک ٹھہری رہیں، پھر اس جگہ پہنچ گئیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے سیدہ سے کہا: آپ اونٹ پر آگے سوار ہو جائیے۔ سیدہ نے فرمایا: نہیں، آگے آپ سوار ہوں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ آگے سوار ہوئے اور سیدہ پیچھے۔ یوں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئیں۔ اس کے بعد رسولِ اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: یہ میری عظیم بیٹی میری

وجہ سے ستم جھیلتی رہی۔''

(الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 2975، المعجم الكبير للطّبراني : 431/22-432، شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 142، والسّياق لهٗ، مسند البزّار [كشف الأستار] : 2666، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 200/2-201، 43/4-44، دلائل النّبوّة للبيهقي :156/3-157، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔''(مجمع الزّوائد : 213/9)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري :109/7)

یحیٰی بن ایوب غافقی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''موثق، حسن الحدیث'' ہے۔ حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ أَدْنٰى كَلَامٍ، وَقَدْ وَثَّقَهُ الْأَكْثَرُونَ .

''اس میں تھوڑا سا کلام ہے، البتہ جمہور محدثین نے توثیق کی ہے۔''

(المجموع :447/3، خلاصة الأحكام :352/1، ح : 1069)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (673-748ھ) فرماتے ہیں:

لَهٗ غَرَائِبُ وَمَنَاكِيْرُ، يَتَجَنَّبُهَا أَرْبَابُ الصِّحَاحِ، وَيُنَقُّوْنَ حَدِيْثَهٗ، وَهُوَ حَسَنُ الحَدِيْثِ .

''اس کی چند غریب اور منکر روایات ہیں، اسی لیے روایت میں صحت کی

شرط لگانے والے محدثین نے ان روایات سے اجتناب کیا ہے۔محدثین اس کی صرف صحیح احادیث کا انتخاب کرتے تھے۔یہ حسن الحدیث ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء : 6/8)

(ب) سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اغْسِلْنَهَا وِتْرًا، ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا .

''رسولِ کریم ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی،تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا:انہیں طاق یعنی تین یا پانچ دفعہ غسل دیں۔پانچویں مرتبہ (پانی میں) کافور ملا لینا۔''

(صحيح البخاري : 1253، صحيح مسلم : 939، واللّفظ لهٗ)

(ج) سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي، وَهُو حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ، بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .

''رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی امامہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھا کر نماز پڑھ لیتے تھے، جو آپ کی بیٹی زینب اور ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدشمس کی لخت جگر تھیں، سجدہ کرتے وقت انہیں بٹھا دیتے اور قیام کے وقت اٹھا لیتے۔''

(صحيح البخاري :74/1، ح : 516، صحيح مسلم :205/1، ح : 543)

(د) نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹیوں کے ذکر میں اپنے داماد ابوالعاص کی تعریف فرمائی۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ! أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي .

''حمد وثنا کے بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، وہ اپنی ہر بات کے پاس دار تھے۔''

(صحيح البخاري : 3729، صحيح مسلم : 2449)

② سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا:

نبی اکرم ﷺ کی دوسری بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پہلی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپ بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔

(ا) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ .

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ آپ ﷺ

نے ان سے فرمایا کہ آپ کے لیے بدر میں حاضر ہونے والوں کی طرح اجروثواب اور مالِ غنیمت ہے۔''

(صحيح البخاري :442/1، ح :3130)

(ب) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي تَخَلَّفْتُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أُمَرِّضُ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى مَاتَتْ، وَقَدْ ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِي، وَمَنْ ضَرَبَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهٖ، فَقَدْ شَهِدَ .

''میں غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکا، سبب یہ تھا کہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ کی تیمارداری کر رہا تھا، وہ وفات پا گئیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے مالِ غنیمت میں حصہ مقرر فرمایا۔ جس کا حصہ اللہ کے رسول مقرر فرما دیں، وہ حاضر ہی شمار ہوگا۔''

(مسند الإمام أحمد :68/1، ح : 490، وسندهٗ حسنٌ)

۳ سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہونے والی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی آپ کی بہن سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ یوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیاں ان کے نکاح میں دیں۔ اسی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملا۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بارے میں:

(۱) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شَهِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ : فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ : فَقَالَ : هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : أَنَا، قَالَ : فَانْزِلْ، قَالَ : فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا .

''ہم (ام کلثوم) بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت حاضر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے آپ کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہتے دیکھے، فرمایا: کون ہے، جس نے آج رات اپنی بیوی سے مباشرت نہیں کی؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں اتریں۔ وہ اتر گئے۔''

(صحيح البخاري :171/1، ح : 1285)

ایک روایت ہے:

لَمْ يُقَارِفْ أَهْلَهُ اللَّيْلَةَ . ''جس نے رات کو ہمبستری نہ کی ہو۔''

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 2514، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 47/4، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہی مراد ہیں، کیونکہ

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر موجودگی میں ان کی تدفین ہوگئی تھی۔

مسند احمد کی ایک روایت (229/3، ح:13431، 270/3، ح:13398) میں إِنَّ رُقَيَّةَ لَمَّا مَاتَتْ ''جب سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں۔'' کے الفاظ ہیں۔اس بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهِمَ حَمَّادٌ فِي تَسْمِيَتِهَا فَقَطْ .

''حماد کو صرف نام میں وہم ہوا ہے۔'' (فتح الباري : 158/3)

(ب) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

إِنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ .

''انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم علیہا السلام کے اوپر دھاری دار ریشم کی چادر دیکھی۔''

(صحيح البخاري : 5842، السّنن الكبرٰى للنّسائي : 9505)

سنن نسائی (5294) اور سنن ابن ماجہ (3588) میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام بیان ہوا ہے، یہ روایت شاذ ہے، نیز امام زہری رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' کی وجہ سے بھی ''ضعیف'' ہے۔

فائدہ: عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان جعفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِي خَالِي حُسَيْنُ (بْنُ عَلِيٍّ) الْجُعْفِيُّ : يَا بُنَيَّ! لِمَ

يُسَمّٰى عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ؟ قُلْتُ : لَا أَدْرِي، قَالَ : لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ إِلٰى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ غَيْرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ ذُو النُّورَيْنِ .

''میرے ماموں حسین بن علی جعفی (م:۲۰۴ھ) نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! جانتے ہو کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟ عرض کیا: نہیں جانتا۔ فرمایا: سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کسی نبی کی دو بیٹیاں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے نکاح میں نہیں آئیں۔ اسی لیے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔''

(الشّريعة للآجرّي : 1405، معرفة الصّحابة لأبي نعيم الأصبهاني : 239، السّنن الكبرٰى للبيهقي :73/7، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

④ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی کے بطن پاک سے ہیں۔ آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور حسنین کریمین کی والدہ ماجدہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بے شمار فضائل ومناقب کتب احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ چونکہ باقی بناتِ رسول کا انکار کرنے والے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بنت رسول ہونے کے اقراری ہیں، لہٰذا تفصیل کی ضرورت نہیں۔

بعض شیعہ علما کا اقرار:

بعض شیعہ علما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حقیقی بیٹیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔

① امام ابو جعفر باقر رحمہ اللہ سے منقول ہے:

وُلِدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيجَةَ الْقَاسِمُ، وَالطَّاهِرُ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ، وَرُقَيَّةُ، وَفَاطِمَةُ، وَزَيْنَبُ .

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد یہ تھی: قاسم، طاہر، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ اور زینب رضی اللہ عنہم۔''

(قرب الإسناد للحميري : 9/3، بحار الأنوار للمجلسي : 151/22)

اگرچہ اصولِ محدثین کے مطابق اس قول کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، شیعہ اصولوں کے مطابق یہ قول بالکل صحیح اور ثابت ہے۔

② ایک صاحب نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے:

وُلِدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيجَةَ : الْقَاسِمُ، وَالطَّاهِرُ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ، وَرُقَيَّةُ، وَزَيْنَبُ، وَفَاطِمَةُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے اولاد یہ تھی: قاسم، طاہر عبداللہ، ام کلثوم، رقیہ، زینب اور فاطمہ رضی اللہ عنہم۔''

(الخِصال لابن بابوَيه القمّي، ص : 404)

③ شیخ الشیعہ، محمد باقر مجلسی (م :1111ھ) نے رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی تسبیح ذکر کی ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ نَبِيِّكَ، وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى

نَبِيَّكَ فِيهَا، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُقَيَّةَ ابْنَةِ نَبِيِّكَ، وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيهَا .

''اے اللہ! تو اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر رحمتیں نازل فرما اور اس شخص پر لعنت فرما، جس نے تیرے نبی کو ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تکلیف دی۔ اللہ! تو اپنے نبی کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا پر رحمتیں نازل فرما اور اس شخص پر لعنت فرما، جس نے تیرے نبی کو رقیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تکلیف پہنچائی۔''

(بحار الأنوار : 110/95)

④ ابن ابی الحدید (م:656ھ) نے لکھا ہے:

ثُمَّ وَلَدَتْ خَدِيجَةُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، وَالطَّاهِرَ، وَزَيْنَبَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَفَاطِمَةَ .

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیٹے قاسم وطاہر رضی اللہ عنہما اور چار بیٹیاں، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن تھیں۔''

(شرح نهج البلاغة : 132/5)

بعض کا کہنا کہ بوقت نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس تھی۔ یہ بات بے بنیاد ہے، اس پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں، یہ محمد بن عمر واقدی جیسوں کی کاروائی ہے، لہٰذا اسے بنیاد بنا کر بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کسی طرح بھی درست نہیں۔